بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ○ 1 فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ○ 2 فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ○ 3 اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ط 5 اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ
الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ○ط 6 وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ج 7 لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى
الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ 8 دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ
وَّاصِبٌ ○ 9 اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ 10 فَاسْتَفْتِهِمْ
اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ○ 11 بَلْ
عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ○ 12 وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ○ 13 وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً
يَّسْتَسْخِرُوْنَ ○ 14 وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ 15

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے صف باندھنے والوں کی پرا جما کر ○ پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر ○ پھر ذکر (قرآن) پڑھنے والوں کی (غور کر کے) ○ کہ تمہارا معبود ایک ہے ○ جو آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں سب کا مالک ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے مقامات کا بھی مالک ہے ○ بے شک ہم ہی نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا ○ اور ہر شیطان سرکش سے اس کی حفاظت کی ○ کہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہ لگا سکیں اور ہر طرف سے (ان پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں ○ (وہاں سے) نکال دینے کو اور ان کے لئے عذاب دائمی ہے ○ ہاں جو کوئی چوری سے جھپٹ لینا چاہتا ہے تو جلتا ہوا انگارا اس کے پیچھے لگتا ہے ○ تو ان سے پوچھو کہ ان کا بنانا مشکل ہے یا جتنی خلقت ہم نے بنائی ہے انہیں ہم نے چپکتے گارے سے بنایا ○ ہاں تم تو تعجب کرتے ہو اور یہ تمسخر کرتے ہیں ○ اور جب ان کو نصیحت دی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے ○ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹھٹھے کرتے ہیں ○ اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے ○

(الصافات ۳۷/۱ تا ۱۵ * ت : ج)

اللہ کا نام لے کر شروع جو نہایت مہربان رحم والا

2534

● ۔ سورہ وَالصّٰٓفّٰتِ مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتیں، آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حروف ہیں۔

۱۔ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماءِ دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروفِ عبادت رہتے ہیں یا نمازیوں کے گروہ جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے مقابل ہوتے ہیں (مدارک)

۲۔ پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔ (کنز الایمان)

۳ ● اس کے بعد جو فرشتے آیاتِ الٰہی کی تلاوت میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں ان کی قسم اٹھائی گئی۔

۴۔ فرشتوں کے ان تین مقدس گروہوں کی قسمیں اٹھانے کے بعد بتایا کہ تمہارا خدا وحدہٗ لا شریک ہے۔

۵۔ یہ دلائل توحید بھی ہیں اور صفاتِ خداوندی بھی یعنی وہی ہستی جو ان صفاتِ جلیلہ سے متصف ہے وہی خدا ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ ہی میں پائی جاتی ہیں اس لئے وہی معبودِ برحق ہے جب وہ مشارق کا رب ہے تو مغارب کا بھی وہی رب ہوگا اس لئے ایک کے ذکر پر اکتفا کیا۔ نیز طلوعِ آفتاب میں قدرتِ الٰہی کا ظہور زیادہ نمایاں ہے اس لئے اس کو ترجیح دی۔ دوسرے مقام پر رب المشارق والمغارب بھی مذکور ہے۔ (روح المعانی)

۶۔ وہ آسمان جو زمین سے بالکل قریب ہے اس میں کروڑوں بلکہ ان گنت ستارے قندیلوں کی طرح آویزاں دکھائی دیتے ہیں تاریک رات میں دلکش منظر پیش کرتے ہیں یوں لگتا ہے آسمان کی پہنائیوں میں چراغ روشن ہیں (ضیاء القرآن)

۷۔ ان ہی ستاروں کے ساتھ اس آسمان کی حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان سے (تفسیر ابن عباس رض)

۸۔ تاکہ وہ ملاءِ اعلیٰ تک نہ پہنچ سکیں۔ ملاءِ اعلیٰ سے مراد آسمان ہیں اور جو فرشتے وہاں رہتے ہیں وہ بارگاہِ خداوندی سے عطا کردہ احکامات کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں۔ انہیں مارا جاتا ہے

2535

جس طرف سے بھی وہ آسمان کا قصد کریں۔

۹- رجم کر کے دور بھگا دیے جاتے ہیں۔ انہیں دھتکارا جاتا ہے اور آسمانوں کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیا جاتا۔ علاوہ ان پر شہاب ثاقب کی بارش کر دی جاتی ہے۔ دار آخرت میں ان کے لئے دردناک، دائمی اور مسلسل عذاب

۱۰- مگر کبھی کوئی شیطان وہاں سے کوئی کلمہ اچک لیتا ہے اور اپنے سے نیچے والے کو بتا دیتا ہے وہ اس سے نیچے والے کو بعض اوقات بتانے سے قبل ہی شہاب ثاقب اس کی طرف لپکتا ہے اور اسے خاکستر کر دیتا ہے اور کبھی وہ قدرت باری کے موجب شہاب کے آنے سے پہلے ہی اپنے ساتھی کو وہ بات کہہ چکا ہوتا ہے۔ وہ اسے کاہن کو جا کر سنا دیتا ہے۔

۱۱- ہم نے جو زمین، ملائکہ، اور آسمان جیسی چیزیں بنائی ہیں جو اپنے حجم اور وسعت کے لحاظ سے نہایت اونچی ہیں کیا ان لوگوں کی پیدائش اور دوبارہ ان کو زندہ کرنا ان چیزوں کی تخلیق سے زیادہ مشکل اور سخت ہے؟ یقیناً نہیں۔ * ان کے باپ آدم علیہ السلام کو تو ہم نے مٹی سے پیدا کیا مطلب یہ ہے کہ یہ انسان آخرت کی زندگی کو اتنا مستبعد کیوں سمجھتے ہیں درآں حالیکہ ان کی پیدائش ایک نہایت ہی حقیر اور کمزور چیز سے ہوئی ہے جبکہ خلقت میں ان سے زیادہ قوی، عظیم اور کامل و اتم چیزوں کی پیدائش کا ان کو انکار نہیں (فتح القدیر)

۱۲- آپ کو تو منکرین آخرت کے انکار پر تعجب ہو رہا ہے کہ اس قدر امکان بلکہ وجوب کے اتنے واضح دلائل کے باوجود وہ اسے مان کر نہیں دے رہے اور وہ آپ کے دعوئ قیامت کا مذاق اڑا رہے ہیں کہ یہ کیوں کر ممکن ہے۔ (ص ی)

۱۳- جب ان کے سامنے حشر کی صحت پر دلالت کرنے والے دلائل بیان کیے جاتے ہیں تو اپنی کند ذہنی اور قلت تدبر کے باعث ان دلائل سے نفع حاصل نہیں کرتے

۱۴- جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو مذاق کرنے میں انتہا کر دیتے ہیں یا یہ معنی کہ وہ ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ اس معجزہ کا تمسخر اڑائیں۔

۱۵- جو وہ معجزہ دیکھتے اسے کھلا جادو کہہ کر رد کر دیتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ⊘ صَفًّا : قطار، صف ⊘ زَاجِرَاتِ : ڈانٹنے والیاں ⊘ زَجْرًا : جھڑکنا
ڈانٹنا ⊘ کَوَاکِبُ : جمع (واحد کوکب) ستارے ⊘ مَارِدٍ : سرکش آدمی یا شیطان ⊘ یُقْذَفُوْنَ
ان پر (انگارے) پھینک کر مارے جاتے ہیں ⊘ دُحُوْرًا : بھگانا، ہانکنا، دھتکارنا ⊘ وَاصِبٌ :
جم جانے والا، قائم رہنے والا، جاودانی، لازوال ⊘ ثَاقِبٌ : چمکنے والا، درخشندہ، جلا دینے والا (ا
تفہیمی خلاصہ ⊘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم صف بستہ ہو کر بارگاہ حق میں اس طرح کیوں
کھڑے نہیں ہوتے جیسے فرشتے بارگاہ حق میں کھڑے ہیں۔ پہلے وہ صف کو مکمل کرتے ہیں پھر صف بستہ کھڑے ہو جاتے
ہیں ⊘ آیت میں ملائکہ کی بزرگی اور صف بندی کی فضیلت مذکور ہے ⊘ اللہ تعالیٰ بندوں سے عذاب دور رکھتا ہے
جب تک یہ چار اذکار یعنی اذان، تکبیر مجاہدین، تلبیہ اور بچوں کی تلاوت قرآن کی آواز آسمان کی طرف جاتی
ہے ⊘ حدیث میں ہے اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے ⊘

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ ١٦ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ ١٧
قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝ ١٨ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝
وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ٢٠ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ
اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ ٢٢ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ ٢٣ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ ٢٤ مَا لَكُمْ لَا
تَنَاصَرُوْنَ ۝ ٢٥ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ ٢٦ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ ٢٧ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝ ٢٨ قَالُوْا بَلْ لَّمْ
تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ ٢٩

کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے ۝ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ۝ تم فرما دو ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے ۝ تو وہ ایک ہی جھڑک ہے جبھی وہ دیکھنے لگیں گے ۝ اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ۝ یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ۝ ہانکو ظالموں اور ان کے جوڑوں کو اور جو کچھ وہ پوجتے تھے ۝ اللہ کے سوا، ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف ۝ اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے ۝ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ۝ بلکہ آج وہ گردن ڈالے ہیں ۝ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے ۝ بولے تم ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ۝ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ۝ (۳۷/۱۶ تا ۲۹ * ت: ک)

۱۶۔ تو کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے

"ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ" یعنی کیا ہم اٹھائے جائیں گے۔ بجائے جملہ فعلیہ کے جملہ اسمیہ ذکر کرنے سے بہ زور انکار پر دلالت ہو رہی ہے اور اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ دوبارہ جی اٹھنا فی نفسہٖ محال ہے اور خاک ہو جانے کے بعد تو بالکل ہی ناممکن

۱۷۔ یا ہمارے پہلے باپ دادا

ہمارے آبا و اجداد تو بہت پہلے مر چکے پھر وہ اور ہم ساتھ ساتھ ایک وقت میں دوبارہ زندہ کئے جائیں گے یہ کیسے ہو سکتا ہے

2538

۱۸ - (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہہ دیجیے! ہاں ! تم بھی زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے آباؤ اجداد بھی اور تم ذلیل بھی ہو گے -

۱۹ - جب قبروں سے بعث ہوگا تو بس ان کا اٹھایا جانا کسی مادی سبب کا محتاج نہ ہوگا بلکہ ایک جھڑکی (ایک سخت آواز گرج دار آواز اس سے مراد ہے دوسری بار صور کی آواز) سو وہ فوراً دیکھنے لگیں گے

۲۰ - اور کہیں گے ہائے ہماری شامت یہ تو روزِ (دنیوی زندگی کے) بدلہ کا دن ہے

۲۱ - (ارشاد ہوگا) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے

یوم الفصل فیصلہ کا دن یا نیکو کار اور بدکار کو الگ الگ کر دینے کا دن - (تفسیر مظہری)

۲۲ - "ظالموں کو" یعنی جنہوں نے کفر و شرک اور معاصی کا ارتکاب کیا - یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا" اور ان کے ہم راہیوں کو" اس سے مراد کفر و شرک اور تکذیب رسل کے ساتھی یا بعض کے نزدیک خبیث شیاطین ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بیویاں ہیں جو کفر و شرک میں ان کی ہمنوا تھیں" "اور جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتے تھے" (ص ی)

۲۳ اللہ کو چھوڑ کر (یہ جن کی عبادت کرتے تھے) پس سب کو ہانکے چلو انہیں جہنم کی راہ کی طرف -
یعنی جہنم کی طرف ان کی راہنمائی کرو -

۲۴ - انہیں ٹھہراؤ تاکہ دار دنیا میں کئے ہوئے اقوال و اعمال کے بارے میں ان سے پرسش کی جائے -
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کسی چیز کی طرف دعوت دینے والا یوم قیامت اس کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا وہ اس سے علیحدہ نہیں ہوگا - اگرچہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو ہی بلایا ہو" پھر یہ آیت تلاوت فرمائی -

۲۵ - سب سے پہلے آدمی سے اس کے ہم نشینوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پھر زجر و توبیخ کے طور پر انہیں کہا جائے گا " تمہیں کیا ہو گیا تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے " جب کہ تمہارا خیال تھا کہ تم سب غالب ہو اور ایک دوسرے کی مدد کرتا رہے -

۲۶ - " بلکہ آج تو وہ سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں" یعنی اوامر الٰہیہ کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں

2539

اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے سرمو انحراف کرتے ہیں۔ واللہ اعلم (تفسیر ابن کثیر)

۲۷۔ "اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے" یہ گفتگو یا تحقیق کافروں کی اپنے سرداروں سے ہوگی نہ کہ مسلمانوں کی۔ (فوائد وروح)

۲۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ مجبوراً کافر ہونا بھی کفر ہے۔ مجبوری کی حالت میں لفظ کفر زبان سے نکالنے کی اجازت ہے نہ کہ دل سے کافر ہو جانے کی۔

۲۹۔ یعنی کافر تم خود تھے ہمارا زور تمہارے اوپر نہ تھا۔ اس سے جبر کا مسئلہ حل ہوگیا (نور العرفان)

لغوی اشارے ⊘ دَاخِرُوْنَ: ذلیل ہونے والے، عاجزی کرنے والے ⊘ زَجْرَةٌ: جھڑکی، ڈانٹ، تہدید
فَصْلٌ: جدا ہونا، نکلنا ⊘ وَیْلَنَا: کلمہ تحسر و ندامت ⊘ وَقِفُوْا: ان کو روک کر کھڑا کیا جائے گا۔ (الو

تفہیمی خلاصہ ⊘ فیصلہ کے دن ہدایت و گمراہی کا فرق ظاہر ہوتا ⊘ ہر شخص کا مجرم اپنے مجرم ساتھی کے ساتھ رہے گا ⊘ نفوس امارہ کی اتباع کرنے والے دنیا میں جہنم کے اسباب کی طرف رہبری کرتے ہیں ⊘ حدیث شریف میں ہے گھڑی بھر پڑھنا پڑھانا ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے ⊘

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝ ٣٠ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ
إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ ٣١ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ ٣٢ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُونَ ۝ ٣٣ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ ٣٤ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ
لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝ ٣٥ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا
لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ ٣٦ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝ ٣٧ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو
الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝ ٣٨ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ٣٩ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ ۝ ٤٠ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ ٤١ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ۝ ٤٢
فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ٤٣ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ ٤٤

اور ہمارا تم پر کوئی زور بھی نہ تھا بلکہ خود تم ایک گمراہ قوم تھے ۝ پھر ہم سب ہی پر ہمارے رب کا قول پورا ہو گیا کہ ہم سب کو عذاب چکھنا ہے ۝ پھر ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا ہم خود بھی گمراہ تھے ۝ پھر اس روز عذاب میں یہ سب یکساں ہوں گے ۝ ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی (برتاؤ) کیا کرتے ہیں ۝ کیونکہ جب ان سے لا الٰہ الا اللہ کہا جاتا تھا تو اکڑا کرتے تھے ۝ اور کہتے تھے کیا ہم ایک شاعر دیوانہ کے لئے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے ۝ بلکہ (نہ وہ شاعر ہے نہ دیوانہ) دین حق لے کر آیا ہے اور خدا کے رسولوں کی تصدیق کی ۝ البتہ تم کو عذاب الیم چکھنا ہے ۝ اور تم کو وہی بدلہ دیا جائے گا کہ جو تم کیا کرتے تھے ۝ لیکن اللہ کے خاص بندے کہ ان کے لئے خوراک مقرر ہے ۝ میوے ہیں اور وہ نعمت کے باغوں میں ۝ ان کے سامنے تختوں پر ۝ عزت واحترام سے بیٹھے رہیں گے ۝ (۳۷/۳۰ تا ۴۴ * ت: ح)

۳۰۔ "اور ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا" کہ ہم تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کرتے " بلکہ تم سرکش لوگ تھے۔

۳۱۔ "تو ثابت ہو گئی ہم پر ہمارے رب کی بات" جو اس نے فرمائی کہ بیشک ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے معمور کروں گا "ہمیں ضرور چکھنا ہے" اس کا عذاب گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی۔

۳۳۔ "تو اس دن" یعنی روز قیامت "وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں" گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیوں کہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے۔ (کنزالایمان۔ حاشیہ)

2541

۳۵ - بے شک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچا کھینچتے تھے" یعنی توحید و رسالت کو نہ مانتے تھے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ تمام واقعہ کفار کا بیان ہوا ہے نہ کہ مومنین اور بندگانِ دین کا

۳۴ - "مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں" یعنی ہم کفار کو ان کے ساتھیوں کو یوں ہی سزا دیتے ہیں انھیں معاف نہیں کرتے معافی رحم و کرم مومنوں کے لئے ہے۔ یہاں مجرم سے مراد کافر ہے۔

۳۶ - "اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے" اس سے معلوم ہوا کہ ان کے کلام میں شعر سے مراد نظم نہ تھی کیونکہ حضور نے کبھی نظم نہ پڑھی بلکہ جھوٹا کلام مراد ہے اہلِ عرب ہر ناول جیسے دلچسپ کلام کو شعر کہہ دیتے تھے۔

۳۷ - "بلکہ وہ تو حق لائے ہیں" یعنی حضور شعر نہیں کہتے حق فرماتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ شعر سے مراد حق کا مقابل یعنی باطل اور جھوٹ ہے نہ کہ نظم اور قصیدہ۔ "اور انہوں نے (حق تعالیٰ کے بھیجے ہوئے) رسولوں کی تصدیق فرمائی" یعنی حضور نے تمام نبیوں کو سچا کر دیا کیونکہ ان سب نے حضور کی تشریف آوری کی خبر دی تھی۔ حضور کے تشریف لانے سے سب کی سچائی ظاہر ہو گئی یا آپ نے سب کو سچا کہا اور مخلوق سے کہلوایا۔ دیکھو انہیں رسولوں کا چرچا ہے جنہیں حضور نے چمکا دیا۔

(نور العرفان)

۳۸ - (اے مجرمو! شرک کرنے اور پیغمبروں کو جھٹلانے کی وجہ سے) تم دردناک عذاب کا مزہ ضرور چکھنے والے ہو۔

۳۹ - اور تم کو بدلہ انہی اعمال کا دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔

۴۰ - مگر اللہ کے مخلص (منتخب کیئے ہوئے) بندے (ان کو بدلہ سینکڑوں گنا زیادہ دیا جائے گا)

۴۱ - "ان کے لئے ایسی غذائیں ہیں جس کی خصوصیات معلوم ہیں" مثلاً لازوال ہونا، خالص لذت بخش ہونا

۴۲ - "میوے" اور وہ ہوں گے بڑی عزت سے" فاکہہ وہ پھل ہے جس کا مقصد محض لذت اندوزی ہو غذائیت نہ

* عزت کے ساتھ ان کو رزق ملے گا حاصل کرنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ نہ مانگنا پڑے۔ دنیوی رزق کے حصول کی حالت اس کے خلاف ہوتی ہے اس کو حاصل کرنے میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور مانگنا بھی پڑتا ہے۔

۴۳ - "آرام کے چمنستانوں میں" یعنی ان کا مقررہ رزق راحت کے باغوں میں ہوگا جہاں سکھ اور عیش کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔

۴۴ - تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ (تفسیر مظہری)

2542

لغوی اشارے ① طَاغُوْنَ : سرکش، شریر، حد سے گزر جانے والے ② غَاوِیْنَ : گمراہ، کج راہ، اعتماد کے ناقابل

تفہیمی خلاصہ ⊖ کفار نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر و مجنون کہہ کر آپ کی تکذیب کی حالانکہ ان میں یقیناً تمام کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ عقل و فہم والے ہیں سب سے زیادہ قوی اور باتیں مضبوط ترین اور جملہ فضائل و کمالات بدرجۂ اتم آپ کی ذات میں جامع ہیں ⊖ حضور اقدس نے تشریف لاتے ہی تمام انبیاء و رسل کی تصدیق فرمائی ⊖ عقلمند پر لازم ہے کہ قیامت اور جزا و سزا سے ڈرے، اقرار اور یقین کو اختیار کرے، تواضع کو دستور العمل بنائے حق کا دامن تھامے اور اخلاص کو عمل میں لائے ⊖ ابرار بہشت میں اہل دوسرے کو دیکھیں گے اور مسرور ہوں گے۔

يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ ۴۵ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشَّٰرِبِينَ ۝ ۴۶ لَا فِيهَا
غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ۝ ۴۷ وَعِندَهُمْ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرْفِ عِينٌ ۝ ۴۸ كَأَنَّهُنَّ
بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ۝ ۴۹ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
إِنِّى كَانَ لِى قَرِينٌ ۝ ۵۱ يَقُولُ أَءِنَّكَ لَمِنَ ٱلْمُصَدِّقِينَ ۝ ۵۲ أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا لَمَدِينُونَ ۝ ۵۳ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ۝ ۵۴ فَٱطَّلَعَ فَرَءَاهُ
فِى سَوَآءِ ٱلْجَحِيمِ ۝ ۵۵ قَالَ تَٱللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ۝ ۵۶ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّى لَكُنتُ
مِنَ ٱلْمُحْضَرِينَ ۝ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝ ۵۸ إِلَّا مَوْتَتَنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ
إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ۝ ۶۰

پھرائے جائیں گے ان پر چھلکتے جام (شراب طہور کے) چشموں سے بھر کر ۝ (دودھ سے زیادہ) سفید بڑے لذیذ پینے والوں کے لئے ۝ نہ اس میں مضر صحت کوئی چیز ہوگی اور نہ اس (کے پینے) سے مدہوش ہوں گے ۝ اور ان کے پاس ہوں گی نیچی نگاہوں والی آہو چشم (عورتیں) ۝ گویا وہ شتر مرغ کے انڈوں کی مانند (گرد و غبار سے) محفوظ ۝ پس وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے (اور) سوال جواب کریں گے ۝ کہے گا ان میں سے ایک کہ میرا ایک جگری دوست ہوا کرتا تھا ۝ وہ (مجھے) کہا کرتا تھا کہ کیا تو (قیامت پر) ایمان لانے والوں میں سے ہے ۝ کیا جب ہم مر جائیں گے اور (مرکر) مٹی اور (بوسیدہ) ہڈیاں ہو جائیں گے کیا اس وقت ہمیں جزا دی جائے گی ۝ ارشاد ہوگا کیا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو ۝ پس جب اس نے جھانکا تو دیکھا اپنے یار کو جہنم کے وسط میں ۝ جنتی بول اٹھے گا بخدا! تو مجھے ہلاک کرنا ہی چاہتا تھا ۝ اور اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی (آج) پکڑ کر لائے جانے والوں میں سے ہوتا ۝ (جنتی کہیں گے) کیا اب تو ہمیں مرنا نہیں ہوگا ۝ بجز اپنی پہلی موت کے اور نہ ہمیں (اب) عذاب دیا جائے گا ۝ بے شک یہی وہ عظیم الشان کامیابی ہے ۝ (صٰفٰت: ۳۷/۴۵ تا ۶۰)

۴۵؎: ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا۔ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہیں

۴۶؎: "سفید رنگ" دودھ سے بھی زیادہ سفید۔ "پینے والوں کے لئے لذت" بخلاف دنیا کی شراب کے

جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتا ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ لیتا ہے۔

۴۷۔ "نہ اس میں خمار ہے" جس سے عقل میں خلل آئے "اور نہ اس سے ان کا سر پھرے" بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے مفاسد اور عیب ہیں۔ اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی پیشاب میں بھی تکلیف ہوجاتی ہے طبیعت مالش کرتی ہے قے آتی ہے سر چکراتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی

۴۸۔ "اور ان کے پاس ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی" کہ اس کے نزدیک اس شوہر ہی صاحب حسن اور پیارا ہے

۴۹۔ بڑی بڑی آنکھوں والیاں "گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے" گرد و غبار سے پاک صاف دلکش۔

۵۰۔ "تو ان میں" یعنی اہل جنت میں سے۔ "ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے" کہ دنیا میں کیا حالات و واقعات پیش

۵۱۔ "ان میں سے کہنے والا بولا میرا ایک ہم نشین تھا" دنیا میں جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنزاً

۵۲۔ "مجھ سے کہا کرتا کیا تم اسے سچ مانتے ہو" یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۵۳۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو پھر ہمیں دوبارہ زندہ کرکے ہم سے حساب کتاب لیا جا

۵۴۔ پھر چنانچہ وہ (یہوذا) مومن اپنے جنتی ساتھیوں سے کہے گا کیا تم اس کو دوزخ میں جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو کہ تمہیں اس کی حالت نظر آجائے۔

۵۵۔ چنانچہ وہ خود ہی جھانکے گا تو اپنے اس کافر بھائی کو جہنم کے درمیان میں پڑا دیکھے گا۔

۵۶۔ اور کہے گا کہ اللہ کی قسم تو تو مجھے دین سے گمراہ کرنے کو تھا اور اگر میں تیری باتوں میں آجاتا تو تو مجھے تباہ ہی کر ڈالتا۔

۵۷۔ اور اگر میرے پروردگار کا مجھ پر فضل نہ ہوتا کہ اس نے مجھے ایمان کی توفیق دی اور کفر سے محفوظ رکھا تو میں بھی تیرے ساتھ دوزخ کے عذاب میں ہوتا۔ (تفسیر ابن عباس رض)

۵۸۔ "(جنتی کہیں گے) کیا اب تو ہمیں مرنا نہیں ہوگا" یعنی اب ہمیں موت نہیں آئے گی

۵۹۔ "بجز اپنی پہلی موت کے اور نہ ہمیں (اب) عذاب دیا جائے گا" ہم اب کبھی نہیں مریں گے مگر جو دنیا میں موت پا چکے * اب ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ ایک طرف یہ اپنے دوستوں سے کلام ہے

اور دوسری طرف دوزخی دوست کو توبیخ کی ہے۔ (تفسیر مظہری - کشف)

۶۰۔ بعض اہل تفسیر کہتے ہیں کہ جب موت کو ذبح کر دیا جائے گا تو اہل جنت بطور تعجب و مسرت ملائکہ سے کہیں گے کیا ہم کو پھر کبھی مرنا ہوگا۔ فرشتے کہیں گے نہیں۔ اس پر جنتی کہیں گے۔ جنت کے اندر یہ دوامی زندگی بلا شبہ بڑی کامیابی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو۔ (تفسیر مظہری ۔ جلالی)

لغوی اشارے ○ يُطَافُ : دور چلایا جائے گا ○ كَأْسٍ : جام شراب، شراب ○ مَعِينٍ : جاری ○ غَوْلٌ : نشہ، دردسر، مستی، گناہ ○ يُنْزَفُونَ : وہ بے ہوش اور خبطی نہ ہوں گے ○ الطَّرْفِ : نیچی نگاہ والی ○ مَّكْنُونٌ : محفوظ، صاف ○ مُّطَّلِعُونَ : جھانک کر دیکھنے والے ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ بہشت کا شراب بھی کسی قسم کے فساد نہیں ہوں گے ○ حدیث شریف میں ہے کہ تین چیزوں سے آنکھوں کی بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سبز رنگ والی چیزیں، جاری پانی اور خوبصورت چہرے ○ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ بہشت میں ایک دریچہ ہوگا جس سے اہل جنت دوزخیوں کو دیکھیں گے اور دوزخی بہشتیوں کو ○ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ موت ماقبل کے اوقات سے اشد اور مابعد کے لحاظ سے آسان ہے ○ بہشت کا حصول ان اشیاء پر موقوف ہے جن پر عمل کرنے سے ہمیں تکلیف محسوس ہوتی ہے اور دوزخ میں جانا ان اعمال سے ہوتا جو ہمارے نفوس کو مرغوب و محبوب ہیں ○ (ت ب)

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ ٦١ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝
اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ ٦٣ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ ٦٤
طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ ٦٥ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِــُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ٦٦ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ٦٧ ثُمَّ اِنَّ
مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ ٦٨ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ ٦٩ فَهُمْ عَلٰٓى
اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ ٧٠ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ٧١ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ ٧٢ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ ٧٤

ایسی ہی نعمتوں کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنے چاہییں ○ بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت ○ ہم نے اس کو ظالموں کے لئے عذاب بنا رکھا ہے ○ وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اگے گا ○ اس کے خوشے ایسے ہوں گے جیسے شیطانوں کے سر ○ سو وہ اسی میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے ○ پھر اس (کھانے) کے ساتھ ان کو گرم پانی ملا کر دیا جائے گا ○ پھر ان کو دوزخ کی طرف لوٹایا جائے گا ○ انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ ہی پایا ○ سو وہ انہی کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں ○ اور ان سے پیشتر بہت سے پہلے لوگ بھی گمراہ ہوگئے تھے ○ اور ہم نے ان کو متنبہ کرنے والے بھیجے ○ سو دیکھ لو جن کو متنبہ کیا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا ○ ہاں خدا کے بندگانِ خاص (کا انجام بہت اچھا
(۳۷/۶۱ تا ۷۴ * ت: ج)

۶۱۔ اے بندو! اس کامیابی کے لئے کوشش کرو جس کا حال تمہیں سنایا گیا۔

۶۲۔ خیال رہے جنت میں خاطر تواضع مہمانوں کی سی ہوگی لیکن جنتی لوگ اپنی چیزوں کے مالک ہوں گے۔ انہیں مہمان فرمایا خاطر تواضع کے لحاظ سے ہے نہ کہ مالک ہونے کے اعتبار سے * جو دوزخیوں کی غذا ہے (تھوہر کا پیڑ) بدبودار، بدمزہ، سخت کانٹے دار جو زبان، تالو، پیٹ تک کو زخمی کردے گا۔

۶۳۔ کافر کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ میں سرسبز درخت کیسے ہو سکتے اس لئے اس تمام کا انکار کردیتے ہیں۔

تو زقوم کا ذکر بندوں کی جانچ ہے۔

۶۴۔ اور اس کی شاخیں دوزخ کے طبقے تک پہنچتی ہیں، جو دوزخیوں کو کھلائی جاتی ہیں۔

۶۵۔ یعنی سانپوں کے پھن، جیسے آج تھوہر کی شکل ہے جیسا کہ کفار کا کفر دل میں تھا اور بد اعمالیاں ظاہری جسم میں، اور وہ خود انسان کی شکل میں شیطان تھے اس لئے انھیں سزا بھی اسی قسم کی دی گئی۔ (نور العرفان)

۶۶۔ سو دوزخی اس درخت یا درخت کے پھلوں کو کھائیں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے

۶۷۔ "پھر ان کو کھولتا ہوا پانی پیٹ میں ملا کر دیا جائے گا" یعنی وہ کھولتا ہوا پانی پئیں گے اور پیٹ میں پہنچ کر وہ زقوم کی غذا سے خلط ملط ہو جائے گا۔

۶۸۔ پھر ان کی واپسی جحیم کی طرف ہوگی

۶۹۔ انہوں نے پایا اپنے باپ دادا کو گمراہ

۷۰۔ تو یہ ان کے نقش قدم پر بغیر سوچے سمجھے تیزی کے ساتھ دوڑے جا رہے ہیں۔ یعنی باپ دادا کی اندھی تقلید کی وجہ سے یہ بھی عذاب کے مستحق ہوئے۔ (تفسیر مظہر القرآن جلالی)

۷۱۔ "اور بہک گئے تھے ان سے قبل بہت سے لوگ" اللہ تعالیٰ سابقہ اقوام کے بارے میں خبر دے رہا ہے کہ ان میں سے اکثر گمراہ تھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔

۷۲۔ "اور ہم نے بھیجے ان میں ڈرانے والے" اللہ تبارک و تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ ہم نے ان میں ڈرانے والے رسول مبعوث فرمائے جو انھیں اللہ کی قوت و سطوت سے آگاہ فرماتے رہے اور اس کا انکار کرنے اور دوسروں کی عبادت کرنے والوں سے انتقام لینے سے خبردار کرتے رہے لیکن وہ اس کے رسولوں کی مخالفت اور تکذیب پر اڑے رہے چنانچہ اللہ نے جھٹلانے والوں کو ہلاک اور برباد کر دیا۔

۷۳۔ پس (اے مخاطب!) دیکھ کیسا انجام ہوا جنھیں ڈرایا گیا تھا (مگر وہ نہ سنبھلے تھے)

۷۴۔ "سوائے ان کے جو اللہ کے مخلص بندے تھے" مومنین کو نجات بخشی اور ان کی مدد و نصرت فرمائی۔ (ابن ک

لغویات رہے ○ زقوم: سینڈ، تھوہر جہنم کے ایک درخت کا نام جو دوزخیوں کی غذا بنے گا ○ اصل

○ شَوبًا: ملاوٹ ○ جَحِیم: نہایت گرم پانی کا درجہ ○ اَلْفَوا: انہوں نے پایا ○ یُهرَعُون: تیز دوڑتے ہوئے (ل ق

2548

تفہیمی خلاصہ ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ سے اسی طرح ڈرتے رہو جس طرح کہ ڈرنے
کا حق ہے کیونکہ اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا کے سمندروں میں ڈال دیا جائے تو زمین پر بسنے والوں کی زندگیاں
خراب کر ڈالے۔ پھر جس کی یہ غذا ہے اس کا (ترمذی) ⊖ آخرت میں وہی ملے گا جو دنیا میں بویا تھا ⊖
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بذریعہ آیت تسلی دی گئی کہ آپ سے پہلے امم سابقہ کی طرف رسل کرام
تشریف لائے اور انہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا اور کفر کے برے انجام کی خبر دی اور "امراض" سے دور رہنے کی تلقین
فرمائی لیکن ان بدبختوں نے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی اور برائیوں اور کفر و شرک سے باز نہ آئے
بلکہ اپنے کفر و ضلال پر ڈٹے رہے۔ رسل کرام نے ان کی اذیتوں اور تکلیفوں پر صبر فرمایا اور دعوت
حق برابر دیتے رہے لہٰذا آپ کی قوم کفر و شرک پر اصرار کر رہی ہے تو ان کا انجام بھی برا ہوگا اور
آپ کو صبر پر کامیابی ⊖